السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری شادی چھ ماہ قبل ہوئی ہے اور ہمیں ہم بستری کے بارے میں ایک مشکل ہے جسے ہم ابھی تک منظم نہیں کر پائے کیونکہ خاوند کی رغبت بہت ہی قوی اور شدید ہے میں نے اس کی خواہش پوری کرنے کی کوشش تو کی ہے لیکن نہیں کر سکی اور اب میں بہت ہی تکلیف محسوس کرتی ہوں اور بدنی طور پر مجھ میں اس کی طاقت نہیں رہی ۔

میرے خاوند نے اس سے بہت ہی برا اثر لیا ہے اور گھر میں مجھ سے علیحدہ رہنے لگا ہے ۔ مجھے یہ تو علم ہے کہ میں اس کی رغبت کو پوری کروں لیکن ہمارے ایک دوسرے کے بارے میں واجبات کیا ہیں؟ اگر طرفین کی رضا مندی کے باوجود ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کے قریب رہنے کی طاقت نہ رکھے تو کیا خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اس طریقے سے مجھ سے علیحدہ ہو؟ اور کیا اسے یہ حق ہے کہ وہ میرے پاس صرف یہ تعلق قائم کرنے کے لیے ہی آئے باوجود اس کے ہم نے ابھی تک اکٹھے بات چیت بھی نہیں کی؟

ان حالات کے باوجود الحمد للہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں اور ہر ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے ہیں لیکن ہم اپنی زندگی کی اس مشکل کا اسلامی حل چاہتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی سے حسن معاشرت اختیار کرے اور حسن معاشرت میں جماع بھی شامل ہے جو کہ اس پر واجب ہے ۔ جمہور علمائے کرام نے ہم بستری کے لیے مدت مقرر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک کے لیے جماع چھوڑا جا سکتا ہے اور صحیح تو یہی ہے کہ وہ کوئی مدت مقرر نہ کرے بلکہ بیوی کے لیے جتنا کافی ہو اس سے اتنی ہی ہم بستری کرے ۔

امام جصاص رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں ۔

خاوند پر ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرے ۔ (احکام القرآن للجصاص 374/1)

اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں ۔

خاوند اپنی بیوی کی کفایت کے حساب سے ہم بستری کرنا واجب ہے ۔ (الاختیارات الفقہیة ص 246)

جب خاوند بیوی کو ہم بستری کے لیے بلائے تو اس پر واجب ہے کہ اس کی بات تسلیم کرے اگر وہ انکار کرے گی تو نافرمان ہوگی ۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ۔

"جب شوہر اپنی بیوی کو بستری کے لیے) بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس (بیوی) پر لعنت کرتے رہتے ہیں ۔ (بخاری 5193 کتاب النکاح باب اذا باتت المراة مهاجرة فراش زوجها مسلم 1436 ۔ کتاب النکاح باب تحریم امتناعها من فراش زوجها)

شیخ اسلام امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں ۔

جب خاوند بیوی کو ہم بستری کے لیے بلائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے کیونکہ یہ اس پر فرض اور واجب ہے اور جب بھی وہ اس کے لیے راضی نہیں ہوگی وہ نافرمان ہوگی ۔ (الفتاوی الکبری 145/3)

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کے ساتھ اس کی طاقت سے زیادہ ہم بستری کرے ۔ اگر وہ بیماری کی وجہ سے معذور ہو یا پھر کسی اور وجہ سے اس کی برداشت سے باہر ہو تو وہ ہم بستری سے انکار پر گناہگار نہیں ہوگی ۔

حافظ ابن حزم رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں ۔

لونڈی اور آزادی عورت پر فرض ہے کہ جب اس کا مالک اور خاوند اسے ہم بستری کی دعوت دے تو وہ اس کی بات قبول کرے اور انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے لیکن جب وہ حائضہ یا مریض ہو اور ہم بستری اس کے لیے تکلیف دہ ہو یا اس نے فرض روزہ رکھا ہو تو پھر انکار کر سکتی ہے اور اگر بغیر کسی عذر کے انکار کرے تو وہ ملعون ہے ۔ (المحلی لابن حزم 40/10)

ایسی بیوی جسے خاوند کی زیادہ ہم بستری نقصان یا تکلیف دیتی ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے خاوند سے مصالحت کرے اور اس کے ساتھ اپنی برداشت کے مطابق ہم بستری کی تعداد متعین کر لے اور اگر وہ اس سے زیادہ کرے کہ جس سے اسے تکلیف ہو تو پھر اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں لے جائے اور قاضی کو بیان کرے اور قاضی کو حق ہے کہ وہ اس کے لیے تعداد متعین کرے جو خاوند اور بیوی دونوں پر لازم ہو ۔

اب جبکہ آپ کے ملک میں شرعی عدالت نہیں تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ متفق ہو کر اسے حل کرے اور اسے واضح طور پر اپنے خاوند سے بات کرنی چاہیے اور اس کے سامنے وہ آیات اور احادیث بیان

کرے۔ جس میں حسن معاشرت کا ذکر ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ خاوند بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے۔ اور بیوی کو اپنے خاوند کے لیے یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ وہ اس سے انکار تو نہیں کرتی لیکن جو چیز اس کے لیے نقصان دہ ہے اور جس کی وہ محتمل نہیں وہ اس سے انکار کرتی ہے۔

ہم سوال کرنے والی بہن کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لے اور اس معاملے کو حسب استطاعت برداشت کرے اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اسے اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر و ثواب بھی ملے گا۔

اور خاوند پر بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کا خوف اپنے ذہن میں رکھے اور اس پر ایسا کام مسلط نہ کرے جو اس کی برداشت سے باہر ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے۔ اگر اس کی شہوت اتنی ہی زیادہ ہے کہ اسے ایک بیوی کافی نہیں پھر وہ اس کا حل کیوں نہیں تلاش کرتا۔ ہو سکتا ہے یہ مشکل خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات میں خرابی اور ناچاقی کا باعث بن جائیں یا وہ اس سے بھی خطرناک کام میں پڑ جائے کہ اپنی شہوت کو حرام طریقے سے پوری کرنا شروع کردے۔

اس مشکل کا ایک حل یہ بھی ہے کہ وہ دوسری شادی کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے ایک وقت میں چار بیویاں رکھنا جائز دیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان میں عدل و انصاف کرنے کی طاقت رکھتا ہو بصورت دیگر یہ جائز نہیں۔ اور اس مشکل کا حل یہ بھی ہے کہ وہ کثرت سے روزے رکھے اس لیے کہ روزے شہوت کو کم کردیتے ہیں ایک حل یہ بھی ہے کہ شہوت کم کرنے والی ادویات استعمال کرے لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ نقصان دہ نہ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص288

محدث فتویٰ